روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۴ / ۳۹ | اتوار ۸ شوال ۱۴۰۹ھ ۱۴ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کیمطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

توحیدِ خالص وہ مقصدِ اعلیٰ ہے جسکی خاطر مذاہب قائم کئے جاتے ہیں

توحید کے ساتھ ہجرت کا گہرا تعلق یعنی برائیوں کو چھوڑنا اور اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہجرت کرنا

موحد اس بات سے بھی بے نیاز ہوتا ہے کہ اس کی جلد سُنی گئی یا دیر سے

توحید باری تعالیٰ کے سمندر میں غرق ہونے سے ایک قطرہ ناقابلِ بیان عظمتیں حاصل کر لیتا ہے

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ (رابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان گزر رہا ہے اور آج ہم اس رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ وہ عشرہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ ویسے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رات زندہ رات تھی۔ یہاں مراد یہ ہے کہ پہلی راتوں کی زندگی کے مقابل پر ایک ایسی نئی چمک ان راتوں میں آیا کرتی تھی کہ انسان بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ گویا اب راتیں زندہ ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس موقع پر میں نے سوچا کہ جماعت کو کس دعا کی خصوصیت سے تلقین کروں اور کس نیکی کی طرف خصوصیت سے بلاؤں۔ جماعت ان دنوں نہایت اہم تاریخی لمحات سے گزر رہی ہے۔ صرف ایک ملک میں نہیں بلکہ بہت سے ملکوں میں مصائب اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔

حضور نے فرمایا ان باتوں کو سوچتے ہوئے میرا ذہن اس بات پر ٹھہر گیا اور جم گیا کہ میں توحید کی طرف جماعت احمدیہ کو بلاؤں اور توحید ہی کے ضمن میں دعاؤں کی تلقین کروں۔

حضور نے فرمایا جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ دور آتے ہیں اور چلے جایا کرتے ہیں۔ پس یہ باتیں جو غم کے بھیس میں آیا کرتی ہیں وہ ہمیشہ مومنوں کو خوشیوں اور تقویٰ کا لباس پہنا کر چلی جایا کرتی ہیں۔ لیکن ایک چیز جس کی جماعت کے ہر فرد کو شدید ضرورت ہے وہ توحید خالص کو اختیار کرنا ہے۔ اس کا ان وقتی آزمائشوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ وہ مقصدِ اعلیٰ ہے جس کی خاطر مذاہب قائم کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ آپ نے بارہا حضرت امام جماعت احمدیہ (ثالث) سے سنا کہ اگلی صدی غلبہ دین حق کی صدی ہوگی۔ اس لئے اس صدی کے پہلے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے آغاز میں میں نے سوچا کہ میں توحید کی تلقین کروں اور توحید کے غلبے کے لئے کثرت سے دعائیں کرنے کی تلقین کروں۔

حضور نے فرمایا توحید کا مضمون بہت گہرا ہے۔ اس کو سمجھنا لمبے تجارب کے بعد نصیب ہوا کرتا ہے۔ اس لئے آج کے خطبہ کے لئے میں نے اس کے ایک حصہ یعنی ہجرت کے مضمون کو چنا ہے۔ توحید کے ساتھ ہجرت کا گہرا تعلق ہے جس کا قرآن کریم میں وضاحت سے ذکر ملتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہایت حکمت اور عرفان کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔

حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی دو نشانیاں بیان کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ برائیاں چھوڑ دے اور دوسری یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرے اور یہ ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ قبول نہیں ہوتی اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

حضور نے فرمایا جس طرح یہ ناممکن ہے کہ ماری سورج مغرب سے طلوع ہو اس طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ انسان توبہ کی اس آخری حالت کو پالے جس کے بعد کسی اور توبہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اس لئے انسانی ہجرت کا سفر کبھی طے نہیں ہو سکتا۔

حضور نے فرمایا پس جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ (کہ میں اللہ کی طرف ہجرت کرتا ہوں) تو اس سے مراد یہ تھی کہ میں اپنی زندگی کے ہر سانس میں خدا کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چیز اختیار کرنی ہے، آپ کے ذہن میں نمایاں ہو کر ابھرتا ہے اور کامل یقین کے ساتھ آپ ایک فیصلہ کرتے ہیں کہ میرا انحصار اس چیز پر نہیں ہے بلکہ خدا پر ہے تو اس حصے سے پکی خدا کی طرف ہجرت ہو جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا کسی چیز سے تعلق رکھنا اس بات کے خلاف نہیں ہے کہ انسان موحد ہو۔ تعلق رکھنا بے نیازی کے مضمون کے مخالف نہیں ورنہ خدا کا کائنات میں کسی چیز سے کوئی تعلق نہ رہے۔ لیکن اس تعلق کے وقت جہاں ایک خلاء پیدا ہوتا ہے کیا خدا وہ خلاء بھر دیتا ہے یا نہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور یہی وہ مضمون ہے جو انبیاء علیہم السلام کو عظیم الشان صبر عطا کر دیتا ہے۔ ان پر خوف اور حزن کے وقت تو آتے ہیں لیکن قرآن کریم اُن کے لئے اعلان کرتا ہے۔ کہ کوئی ایسا خوف اور غم ان کی زندگی میں نہیں آتا جو ان کو مغلوب کر دے۔ خوف کے وقت ہر خلاء کو پُر کرنے کے لئے خدا کی ہستی ہر آن ہر لمحہ ان کے ساتھ موجود رہتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب کو اپنے نفوس کا جائزہ لینا ہوگا۔ کہ کس حد تک ایسے وجود ہیں۔ جنکو آپ کسی حالت میں بھی چھوڑ نہیں سکتے اور اگر یہ وجود ہاتھ سے جائیں تو آپ کے اندر بے اختیار واویلے کی کیفیت پیدا ہو جائے اور غم آپکو مغلوب کر دے۔ اگر کوئی ایسی شکل ہے تو پھر وہاں جھوٹے خدا موجود ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنا ہی توحیدِ کامل ہے۔ اور اسی کا نام اللہ کی طرف ہجرت کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہماری تمام مشکلات کا حل توحید میں ہے۔ وہ مصائب اور مشکلات جو جماعت کو درپیش ہیں۔ اگر جماعت بڑی شدت کے ساتھ توحید کے مضمون کو پکڑ کر بیٹھ جائے تو ساری مصیبتیں دور ہو جائینگی۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ موحدین کے مقابل پر مشرکین کو نہیں جیتنے دونگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا شرک کے مقابل پر توحید کی طرف دوڑنا یہ وہ

(باقی صفحہ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲ ہجرت ۱۳۶۸ھش ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء

آسمان کے دروازے

ہم ابھی ابھی رمضان کے مہینے میں سے گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکرانے کے طور پر عید کی نماز پڑھی ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد پر اپنے غریب بھائیوں کو تحفے تحائف دیئے ہیں۔ ہم اس سلسلہ میں اب یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعماء بے حساب طور پر نازل ہوتی ہیں اور اللہ کے بندے ان سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان نعمتوں میں سے ایک نعمت قبولیت دعا ہے رمضان میں خلوص دل سے کی ہوئی دعائیں دوسرے ایام کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے بعد آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان چاہے تو یہ دروازے کھلے ہی رکھے جا سکتے ہیں۔ رمضان ہے بھی تو اس لیے کہ ہم نیکیوں کی مشق کر لیں اور خدا کے قرب کی راہیں تلاش کر لیں۔ یہ راہیں اس لیے تو تلاش نہیں کی جائیں گی کہ جونہی رمضان کا مہینہ ختم ہو ہم ان راہوں کو چھوڑ دیں یا اس سے بھٹک جائیں۔

ہمیں ان کھلے دروازوں کو کھلے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے جو منجانب ماہِ رمضان میں آسمان سے اترتی تھیں وہ اترتی ہی رہیں جس طرح ہم مستفید ہوتے تھے۔ اس طرح مستفید ہوتے ہی رہیں۔ اور یہ بات کوئی مشکل بھی نہیں ہے۔ جن خوبیوں اور نیکیوں کو اپنانے کی رمضان مشق کرواتا ہے ان خوبیوں اور نیکیوں کو اپنی زندگی میں جاری و ساری رکھیں اگر ہم ایسا کر سکیں تو ہم دیکھیں گے کہ آسمان کے دروازے ہمارے لیے کھلے ہی رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے دامن کو برکتوں سے بھرتا ہی رہے گا۔ ضرورت احساس کی اور عمل کے ارادہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ایسا کر سکیں یہ بات ہمارے لیے بھی بابرکت ہوگی اور ہمارے ماحول اور معاشرہ کے لیے بھی۔

ہر ابتلا تو وجہ ہلاکت نہیں ہے دوست
ہر سانحہ بھی باعثِ آفت نہیں ہے دوست
یہ سچ ہے ابتلا کی تمنا نہیں درست
یہ جھوٹ ہے کہ اس سے محبت نہیں ہے دوست

——— ابوالاقبال

پیامِ زندگی

نئی صدی میں نئے عزائم سے ہم سفر پہ رواں رہیں گے
ہر اک قدم پر ہماری سعیٔ عمل کے روشن نشاں رہیں گے

جو چھوڑ آئے ہیں اپنے پیچھے حسین یادوں کی داستاں ہے
ہمارے آگے جو فاصلے ہیں وہی مسافت کی جاں رہیں گے

زمانے بھر میں ہماری باتوں کو لوگ دُہرا کے شادماں ہوں
سکوتِ لب جو کہیگا ہم سے اسی سے ہم شادماں رہیں گے

ہمیں تو قریہ بہ قریہ جا کر پیام دینا ہے زندگی کا
حیاتِ نَو کے جو ہیں تقاضے ہمارے وردِ زباں رہیں گے

بتوں نے کر لی بہت خدائی ضمیرِ انسان کی دھائی
خدا کی وحدانیت کے چرچے ہوئے تو پھر وہ کہاں رہیں گے

ہماری تو شرحِ آرزو بس قیامِ شرعِ محمدی ہے
خدا کے بندے خدا کی باتوں سے ہر کہیں شادماں رہیں گے

ہمارا دیں پاسباں ہے اپنا یہی ہے حفظ و اماں کا ضامن
یہ سائباں ہے اسی کے نیچے ہمارے پیرو جواں رہیں گے

اڑائینگے ہم ہر ایک خطے میں جا کے فتح و ظفر کی تانیں
مسرتوں کے حسین چشمے ہمارے دل میں رواں رہیں گے

خدا کرے دوسری صدی میں ہو سرخروئی ہمارا سہرا
نسیمؔ ہم نے یہ ٹھان لی ہے عزائم اپنے جواں رہیں گے

——— نسیم سیفی ———

درد جس سے خدا راضی ہو
اس لذت سے بہتر ہے جس
سے خدا ناراض ہو۔
(الوصیت)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی پریس کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منعقدہ انٹرنیشنل پریس سنٹر ۷۶، شوئین۔ لندن

مرتبہ۔ رشید احمد صاحب چوہدری۔ پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ عالمگیر

جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقریبات سے پریس کو باخبر کرنے کیلئے مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء انٹرنیشنل پریس سنٹر ۷۶ شوئین لندن میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ۱۹ اخبارات اور پریس ایجنسیوں کے ۲۲ نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کا آغاز ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ پر بعد دوپہر ہوا جب امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کانفرنس روم میں تشریف لائے۔ کانفرنس میں جن اخبارات کی نمائندگی تھی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ٹائمز ۲۔ گارڈین ۳۔ ٹیلیگراف ۴۔ پریس ایسوسی ایشن ۵۔ چائنا نیوز ایجنسی ۶۔ ایجنسی فرانس سگما (SYGMA) ۷۔ بی بی سی ورلڈ سروس ۸۔ بی بی سی ریڈیو ۹۔ روزنامہ جنگ لندن ۱۰۔ روزنامہ قومی اخبار کراچی ۱۱۔ ہفت روزہ اخبار وطن لندن ۱۲۔ افریقن کانکارڈ ۱۳۔ نیو افریقہ ۱۴۔ نیو والس ۱۵۔ فنچلے پریس (FINCHLEY PRESS) ۱۶۔ ایشین ایکسپریس ۱۷۔ بنگلہ دیش ویکلی ۱۸۔ لیسٹر مرکری لیسٹر (LEICESTER MERCURY) ۱۹۔ فری لانس جرنلسٹ۔ اس کے علاوہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندے بھی موجود تھے۔

پاکستان کی تازہ صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ گو مرکزی حکومت کی واضح پالیسی ہے کہ حکومت سیکولر ہوگی اور سیکولرازم کا ضیاء ازم کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں تاہم احمدیوں کے بارہ میں ابھی تک کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آئی۔ بعض صوبوں میں پیپلز پارٹی کی حکومت نہیں ہے مگر سندھ کے صوبہ میں جہاں پیپلز پارٹی کی مضبوط حکومت ہے وہاں بھی ایسے اقدام نہیں کئے گئے جس سے احمدیوں کی مشکلات یا مصائب میں کوئی کمی واقع ہوئی ہو۔ انہوں نے جنرل ضیاء کے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے آرڈی ننس کا ذکر کرتے ہوئے جو آٹھویں ترمیم کا حصہ ہے اور جسے اب آئینی تحفظ حاصل ہے کہا کہ اس کے تحت احمدیوں کو ان کے بنیادی اور مذہبی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کی نئی حکومت نے جن قیدیوں کو رہا کیا تھا ان میں کوئی احمدی نہ تھا۔ اس سوال کے جواب میں کہ بعض حلقوں میں آٹھویں ترمیم کو ماسوائے جماعت احمدیہ کے بارہ میں شق کے ختم کئے جانے پر زور دیا جا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی کی اکثریت تو پوری کی پوری آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی کوشش میں مصروف نظر آتی ہے مگر معاملہ انتہائی پیچیدہ ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ وہ جنرل ضیاء کے اس آرڈی ننس کے بعد از خود پاکستان سے برطانیہ تشریف لے آئے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ، پاکستان میں اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے واپس پاکستان جانے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے البتہ وہ یہ پسند نہیں کریں گے کہ وہ وہاں جائیں اور جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو نہ نبھائیں جو ان کی زندگی کا مقصد ہے۔

انہوں نے بتایا کہ وہ انگلستان اسلئے تشریف لائے کیونکہ یہاں ایک منظم اور فعال جماعت موجود تھی جو ان کے کام میں ان کا ہاتھ بٹانے کیلئے تیار تھی۔ مزید برآں انگلستان سے دنیا بھر کے ممالک سے بآسانی رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اسطرح لندن ان کا عارضی ہیڈ کوارٹر بن گیا۔

پاکستان میں صد سالہ جشن تشکر

اس سوال کے جواب میں کہ آیا پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد کو صد سالہ جشن تشکر منانے کے سلسلہ میں کوئی مشکلات تو پیش نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ شاید آپکو پاکستانی اخبارات سے پتہ چل گیا ہو کہ حکومت پنجاب نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقریبات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کل ہی انہیں ربوہ سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے اعلیٰ افسران ربوہ گئے اور حکم دیا کہ کسی قسم کی کوئی تقریب منعقد نہ کی جائے اور خوشی کا اظہار نہ کیا جائے انہوں نے وارننگ دی کہ اگر اس حکم کی خلاف ورزی کی گئی تو سخت ایکشن لیا جائے گا۔ امام جماعت احمدیہ نے اخبار نویسوں کو یہ بھی بتایا کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کے افراد کا سوال ہے وہ ایسے احکام جو انسانی حقوق کے منافی ہوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اس لئے ایسی صوبائی حکومتیں چاہے پسند کریں یا نہ کریں اور چاہے احمدیوں کو ہزاروں کی تعداد میں گرفتار کیا جائے یا گلیوں میں گھسیٹا جائے وہ یہ سال خوشی کا منائیں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ احمدیوں کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کریں گے آپ نے فرمایا کہ ہم نے پہلے ہی اقوام متحدہ میں اس مسئلے کو پیش کیا ہوا ہے۔ چند سال پہلے انسانی حقوق کے سب کمیشن نے جنرل ضیاء کے اس آرڈی ننس کی پرزور مذمت کی تھی مگر جب معاملہ انسانی حقوق کے فل کمیشن میں پیش ہوا تو کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ فل کمیشن میں تقریروں کی نوعیت سیاسی ہوتی ہے اسلئے باوجودیکہ آئرلینڈ آسٹریلیا اور شاید ہالینڈ نے ہمارے ریزولیوشن کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا تھا آخری لمحات میں مجھے جینوا سے فون موصول ہوا کہ یہ سب امریکی دباؤ کی وجہ سے حمایت کرنے سے قاصر ہیں۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کمیشن کے حالیہ اجلاس میں بھی ہم نے تمام ممبران سے رابطہ قائم کر کے ان کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ کمیشن کیلئے موجودہ حالات میں یہ ممکن نہیں کہ وہ ریزولیوشن پاس کر کے ان قوانین کی مذمت کرے جن کے تحت پاکستان میں احمدیوں پر ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔

ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ اس آرڈی ننس کے تحت کتنے احمدیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہزاروں احمدیوں کو اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مکمل اعداد و شمار اکٹھے کرنا بہت مشکل ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جیلوں کے اندر اور باہر ہزاروں احمدی مصائب کو جھیل رہے ہیں۔

حضور انور پر پاکستان میں مقدمہ

انہوں نے اخباری نمائندوں کو یہ بھی بتایا کہ ابھی حال ہی میں ان پر بھی پاکستان میں ایک مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے اور اگر وہ پاکستان میں ہوتے تو گرفتار ہو چکے ہوتے۔ اس مقدمہ کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے پاکستان کے ان مذہبی راہنماؤں کو جو جماعت احمدیہ پر جھوٹے الزامات لگانے میں پیش پیش ہیں قرآنی تعلیم کی روشنی میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر وہ اپنے الزامات کے بارے میں سچے ہیں تو اس چیلنج کو قبول کریں اور خدا تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ کے فریق ثانی بن کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ حق و باطل میں واضح فرق فرما دے اور جھوٹے فریق کو اپنی لعنت کا شکار کر دے۔

اس پر ان علماء نے یہ موقف اختیار کیا کہ امام جماعت احمدیہ نے مباہلہ کا چیلنج دے کر دیگر مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس مقدمہ میں جس دوسرے شخص کا نام لیا گیا تھا اور جس نے مباہلہ پمفلٹ کو شائع کیا تھا اس کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور دس پندرہ دن حوالات میں رکھ کر اب ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

ایک اخباری نمائندے کے اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر جو مظالم ہو رہے ہیں اسکی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تعلیم کی رو سے تو حق کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کا مکہ کی گلیوں میں چلنا پھرنا بھی کفار کو گوارا نہ تھا۔ اسی طرح آج احمدیوں کا سانس لینا بھی ان کے دشمنوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔

سلمان رشدی کی مذموم کتاب

سلمان رشدی کی کتاب کے بارہ میں بیان دیتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ میں نے کتاب کے صرف چند حصے مطالعہ کئے ہیں اور وہ بھی میرے لئے ایک روحانی عذاب تھا یہ کتاب گندگی اور غلاظت کا ڈھیر ہے جس میں انتہائی گندی زبان استعمال کی گئی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیز ان معزز ہستیوں کے متعلق بھی جن کو تمام عالم اسلام شیعہ سنی سبھی قابل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعظیم سمجھتے ہیں اور جن کے لئے وہ اپنی جانیں تک قربان کرنے کیلئے تیار ہیں ایسے گھٹیا اور فحش الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا ردّ عمل جو ہوا وہ ایک لازمی نتیجہ تھا۔ مگر مسلمانوں کی طرف سے جو مظاہرہ ہوا یعنی احتجاجی جلوس نکالے گئے کتب کو جلایا گیا اور دھمکیاں دی گئیں وہ قرآنی تعلیم سے لاعلمی کا نتیجہ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید میں متعدد جگہ Blasphemy کا ذکر ہے مگر کسی جگہ بھی اسکی سزا کا ذکر نہیں۔ اس لئے کہ ایک شخص کا عقیدہ دوسرے کے نزدیک Blasphemy ہو۔ مثلاً عیسائی حضرات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں مگر قرآن خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دینے کو انتہا درجہ کی Blasphemy گردانتا ہے۔ اسی طرح یہودی حضرت عیسیٰ کی ولادت کو ناجائز سمجھتے ہیں مگر قرآن کی رُو سے یہ بھی انتہا درجہ کی Blasphemy ہے۔ اس لئے اگر Blasphemy کی کوئی سزا مقرر ہوتی تو دنیا میں فساد پڑ سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اس کی کوئی سزا مقرر نہیں کی اور خدا تعالیٰ نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے آپ نے بتایا کہ برطانوی قانون میں جو Blasphemy کی جو تعریف کی گئی ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ اس قانون کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا منکر ہونا یا عیسائی عقیدہ کو نہ ماننا Blasphemy نہیں ہے بلکہ ان عقائد کی تضحیک یا تحقیر ایسے رنگ میں کرنا کہ طعن و تشنیع کا پہلو غالب ہو اور اس قسم کی دریدہ دہنی کہ جس کا مقصد محض دوسروں کی دلآزاری ہو Blasphemy متصوّر ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ اس قانون کا اطلاق صرف عیسائی مذہب پر ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ برطانوی لیڈر شپ نے اس معاملہ میں صحیح کردار ادا نہیں کیا۔ انہوں نے کتاب کی غلاظت کی طرف سے عوام کی توجہ ہٹا کر امام خمینی کے بیان کی طرف تمام تر توجہ مبذول کر دی ہے۔ حالانکہ امام خمینی کے فتویٰ سے تو سارے شیعہ بھی متفق نہیں۔ اسطرح برطانوی لیڈروں نے بجائے سلمان رشدی کی کتاب کی پرزور مذمت کرنے کے جس نے دنیا بھر کے ایک بلین مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے آزادیٔ تحریر و تقریر کا ڈھنڈورہ پیٹ کر اصل مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹا دی ہے انہیں چاہیئے تھا کہ وہ کتاب میں استعمال شدہ انتہائی گھٹیا زبان کی پُرزور مذمت کرتے اور نفرت کا اظہار کرتے اور اس سے مکمل بیزاری کا اظہار کرتے اور پھر بتاتے کہ انکے ملک کا قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ رشدی کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھائیں ایسی صورت میں مسلمان اس بات کو سمجھ جاتے اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جو خلیج واقع ہوئی ہے وہ نہ ہوتی۔

آپ نے فرمایا یہ کتاب ایک سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان حالات کشیدہ کئے جائیں اور بعض مسلمانوں اور برطانوی لیڈروں کے طرزِ عمل سے اس سازش کو تقویت ملی ہے۔

آپ نے بعض مسلمانوں کے طرزِ عمل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے حالات میں قرآنی تعلیم کی رو سے مسلمانوں کا ردّ عمل مختلف ہونا چاہیئے تھا۔ قرآنِ مجید فرماتا ہے کہ

(ایسی ہی ایک حالت میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ) میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں۔

پس مذہبی دنیا میں ان حالات میں احتجاج خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرنے اور برملا اس کتاب کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بازاروں میں جلوس نکال کر اور دھمکیاں وغیرہ دیکر مقصد کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے وہی ہتھیار استعمال کرنا چاہیئے جو دشمن نے اسلام پر حملہ کرنے کیلئے منتخب کیا ہے۔ اس لئے احتجاج خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرنے کی شکل میں ہونا چاہیئے تھا۔ مظاہروں سے تو اسلام کی مزید بدنامی ہوئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ سلمان رشدی نے انسانیت کے خلاف ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے اس لئے تمام انسانوں کو چاہیئے کہ وہ کسی بھی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں اس کے اس فعل کی مذمت کریں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ آیا سلمان رشدی مسلمان ہے آپ نے بتایا کہ ایک مسلمان نام کو استعمال کیا گیا ہے اور اس اقدام سے میرے خیال کو تقویت پہنچتی ہے کہ یہ ایک فردِ واحد کی کوشش نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم سازش ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں BLAS PHEMY کی کوئی سزا مقرر نہیں اور یہ بات اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے قرآن کریم میں BLAS PHEMY کے بارہ میں سوسائٹی کے ردِ عمل کا ذکر بھی موجود ہے مثال کے طور پر قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ کسی بدبخت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے حضرت عائشہ رضؓ پر بہتانِ عظیم باندھا تھا مگر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہؓ کو اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ تلواریں ہاتھ میں لے کر اس بدبخت کا سر قلم کر دیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے (ترجمہ) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایک بڑا اتہام باندھا تھا تمہیں میں سے ایک گروہ ہے تم اس فعل کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہت اچھا تھا۔ ان میں سے ہر شخص کو جتنا اس نے گناہ کیا سزا مل جائے گی اور جو شخص بڑے حصہ کا ذمہ دار تھا اس کو بہت بڑا عذاب ملے گا۔" (النور آیت ۱۳)

یہ بدبخت حضرت ابوبکرؓ کا رشتہ دار تھا اس لئے اس واقعہ کے بعد آپ نے جو ردّ عمل دکھایا وہ یہ تھا کہ آپ جو مالی امداد اسکو غریب ہونے کی وجہ سے دیتے تھے بند کر دی۔ مگر اس پر آیتِ قرآنی نازل ہوئی۔

(ترجمہ) "اور تم میں سے فضیلت رکھنے والے اور کشائش رکھنے والے لوگ قسم نہ کھائیں کہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہ کریں گے اور چاہیئے کہ وہ عفو سے کام لیں اور درگذر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے"

پس یہ ہے اسلامی تعلیم۔ خدا تعالیٰ نے اس ردّ عمل کی بھی اجازت نہ دی۔

جماعت احمدیہ انسانیت کی جس طرح خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اسکی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ جماعت نہ صرف افریقہ میں بلکہ پاکستان میں بھی جہاں مخالفتوں کا اک طوفانِ بے تمیزی برپا ہے عوام کی خدمت کر رہی ہے اور سیلاب کے دنوں میں، اوجڑی کیمپ کے دھماکہ کے موقع پر متعدد طبی امدادی کیمپ کھول کر عوام کی خدمت کی۔

جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقریبات کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ "ہماری تقریبات شراب پینے پلانے یا ناچنے گانے کی تقریبات نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے اور اسکا شکر ادا کرنے کی تقریبات ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ دنیا بھر کی زبانوں میں کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اب تک ۵۰ زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ مزید ایک دو سال میں ہم اپنے ٹارگٹ تک پہنچ جائیں گے۔

اسی طرح قرآن مجید کے منتخب حصوں کا ترجمہ دنیا بھر کی ۱۱۸ زبانوں میں کیا جا چکا ہے اور (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) اس سال کے وسط تک ان زبانوں کے بولنے والوں کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا جائے گا۔

پھر ہم نے احادیث کے ترجمہ کا بھی بیڑہ اٹھایا ہوا ہے جس کی طرف گذشتہ ۱۴۰۰ سالوں میں کما حقہٗ توجہ نہیں دی گئی اور منتخب احادیث کا ترجمہ ۱۱۸ زبانوں میں کر کے جلد ہی ان زبانوں کے بولنے والوں کو بطور تحفہ پیش کیا جائے گا۔

تیسرے نمبر پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات ہیں جن میں انہوں نے دینِ حق کے کمالات اور موجودہ دور میں انسان کو جو مشکلات درپیش ہیں انکا حل قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ ان تحریرات کو بھی دنیا کی ۱۱۸ زبانوں میں ترجمہ کر کے پیش کر دیا جائے گا۔

انسانیت کی خدمت کے جذبہ کے تحت کل ہی جماعتِ احمدیہ کے نوجوانوں نے بریڈفورڈ سے لندن تک سائیکل میراتھن ختم کی اور اس طرح اکٹھی کی ہوئی رقم برطانیہ کے تین خیراتی اداروں کو پیش کی گئی۔ پھر ہم نے جیل خانوں میں قیدیوں سے ملنے کا پروگرام بھی مرتب کر رکھا ہے تاکہ اسیروں کی دیکھ بھال کی جا سکے اور خاص طور پر ان قیدیوں کی جن کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔

انگلستان میں مخلوط تعلیم کے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ صرف مسلمانوں یا تارکینِ وطن کا نہیں ہے بلکہ اب ایک قومی مسئلہ بن چکا ہے صورتِ حال یہ ہے کہ جنسی آزادی اور بے راہ روی نے معاشرہ کی جڑوں کو ہلانا شروع کیا ہوا ہے اور ان حالات میں مخلوط تعلیم کے بھیانک نتائج دنیا کے سامنے آرہے ہیں چاہیئے یہ کہ اس مسئلہ پر حکومت سے گفت و شنید کی جائے تاکہ کوئی حل نکل آئے۔ آپ نے فرمایا کہ تارکینِ وطن کو اس معاشرہ میں گھل مل کر رہنا چاہیئے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنے اصولوں کو چھوڑ دیں۔ اصولوں پر کوئی سودا نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے ایک احمدی طالب علم کی مثال دی جسے سکول سے اس لئے نکال دیا گیا تھا۔ کہ اس نے سب کے سامنے ننگا ہو کر نہانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس نے بالکل صحیح کیا۔ اس نے ہیڈ ماسٹر سے کہا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس پر اسے سکول سے فارغ کر دیا گیا۔

جماعت احمدیہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے آخری زمانے کے موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ ایسی ہی پیشگوئیاں دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی تھیں۔ لیکن آنا صرف ایک موعود نے تھا حضرت بانی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالیہ احمدیہ نے دعویٰ فرمایا کہ وہ وہی موعود ہیں اور اس موعود کا کام ساری دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہے۔

حضور انور نے جہاد کے متعلق احمدی نقطۂ نظر کی بھی وضاحت فرمائی اور اس سلسلے میں تفصیل سے بیان فرمایا کہ اگر دشمن تلوار سے حملہ کرے تو تلوار سے جواب دیا جائے اور اگر قلم سے حملہ کرے تو قلم سے جواب دیا جانا چاہیئے۔

اصل جہاد نفس کا جہاد ہے اور یہ تعلیم بھی ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے جو انہوں نے ایک غزوہ سے واپسی کے موقع پر ارشاد فرمائی کہ ادنیٰ جہاد کی طرف سے اعلیٰ جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ دین حق کا آئندہ سو سال میں مستقبل کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مجاہدہ کرتے رہیں گے تو اللہ نے چاہا تو کامیاب ہونگے اس کے علاوہ کوئی تدبیر بھی ہمیں منزلِ مراد تک نہیں پہنچا سکتی۔

مشتری ہشیار باش

لوانکم ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں پلاٹس کی نیلامی کے بارہ میں ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پلاٹس زیر سکیم کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہے۔ مختلف مقاطعہ گیران نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے پلاٹ خرید کر رکھے ہیں۔ اس بارہ میں رٹ پٹیشن نمبران ۵۷۵/۷۶، ۶۰۶/۷۶ اور ۹۴۲/۷۶ لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہیں اور فاضل عدالت نے STATUS QUO جاری فرمایا ہے۔ پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس سکیم میں پلاٹس کی خریداری سے باز رہیں ورنہ ہر قسم کے نقصان کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

چوہدری مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ
مختار عام صدر انجمن احمدیہ
ربوہ

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب۔ ربوہ

خان صاحب حضرت مولوی فرزند علی صاحب

حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سلسلہ کے ایک ممتاز خادم تھے۔ محترم شیخ محبوب عالم صاحب ایم۔ اے ناظر بیت المال کے والد محترم۔ قادیان میں میرے ہمسایہ تھے۔ میں شروع سے ہی سلسلہ کے نامور اراکین کی سرگرمیوں کا بغور مطالعہ کرتا رہا ہوں اور ان کے متعلق ان میں سے بعض کے گزر جانے کے بعد ان کے محاسن کا سلسلہ کے اخبارات میں ذکر بھی کیا کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے ان دنوں میں نے غالباً حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پر الفضل میں ایک مفصل مضمون لکھا تھا۔ جو حضرت مولوی فرزند علی صاحب کو پسند آگیا۔ یہاں تک کہ ایک روز اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے انہوں نے اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے مجھے فرمایا کہ پتہ نہیں ہمارے بعد بھی تم اس قسم کا مضمون لکھو گے یا نہیں۔ یہ بات آج سے تقریباً پینتالیس سال پہلے کی ہے۔ حضرت خان صاحب کو وفات پائے بھی تقریباً اتنا ہی عرصہ گذر گیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں ان کی خواہش کا احترام کر چکا ہوں یا نہیں، لیکن دو تین روز سے مجھے خیال آرہا ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں کچھ لکھا بھی تھا۔ تو بھی حضرت خان صاحب کی شخصیت اس قدر بلند تھی کہ مجھے ان کے اوصاف اور خدمات کا دوبارہ تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہیئے۔

حضرت فضل عمر کو جیسے وہ خود عظیم تھے ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے بلند و بالا قابلیت اور وقار والے خدام عطا فرمائے تھے۔ حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب (والد ماجد حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) حضور کے پہلے ناظرِ اعلیٰ۔ بعد میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب۔ حضرت مولوی عبدالغنی صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ان ہی خاص بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنے آقا کے ہمہ وقتی خادم بن کر اپنی فدائیت کا ثبوت دیا۔ اور حضور کے عزائم کی تکمیل میں اپنی عاقبت سنوار لی اور سلسلہ کی تاریخ میں رہتی دنیا تک نام پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرماتا رہے۔

جہاں تک میں جانتا ہوں خان صاحب حضرت مولوی فرزند علی صاحب حضرت امام جماعت کے اوّلین جان نثاروں میں سے تھے۔ انہیں خود حضور سے قرآن شریف پڑھنے کا فخر حاصل ہے۔ حضرت فضل عمر کی صداقت کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت یہ بھی ہے کہ حضور خود تو اصطلاحی معنوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھے۔ اعلیٰ کا لفظ بھی میں حضور کے منصب کی نسبت سے کہہ رہا ہوں ورنہ حضور تو میٹرک بھی پاس نہ کر سکے تھے بلکہ جیسا کہ حضور نے خود بیان فرمایا تھا۔ وہ تو مڈل کی کلاسز میں بھی فیل ہوتے رہے اور مدرسہ والے (جو جماعت کا اپنا ادارہ تھا) لحاظاً انہیں اوپر کی جماعت میں چڑھا دیتے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں اختلاف ہونے پر سلسلہ کے تقریباً تمام مغربی تعلیم کے لحاظ سے اعلیٰ تعلیمیافتہ اصحاب قادیان چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔ جو دوست حضور کے ساتھ منسلک رہے ان میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو خاص مقام حاصل تھا۔ "انصار اللہ" میں بھی (جو تنظیم چند سال پہلے ہی عمل میں آئی تھی) ان کا عمل دخل تھا۔ آپ ان دنوں یا چند سال بعد فیروز پور آرسنل میں ہیڈ کلرک تھے "ہیڈ کلرک" جو غالباً اختیارات اور عہدہ کے لحاظ سے آجکل کے اعلیٰ ترین "پرسنل آفیسر" کے برابر ہوتا تھا۔ ان کے ماتحت کام کرنیوالے احمدی نوجوانوں کو مثل حضرت چوہدری احمد جان صاحب اور حاجی سراج الحق، ان سب کو سلسلہ کی خدمت کرنے کا جذبہ اور فدائیت حضرت خان صاحب کے نمونہ سے ہی ملی۔ مالی قربانی میں حصہ لینے والے بھی یہی لوگ تھے۔ غالباً سلسلہ کے اداروں کی طرح آرسنل میں کام کرنے والے جوشیلے اور مخلص نوجوانوں کا چندہ بھی، ماہانہ اور تحریکات سے متعلق، باقاعدگی سے کٹتا اور سلسلہ کے خزانہ میں داخل کیا جاتا۔ نمازوں میں باقاعدگی اور سلسلہ کے امور میں مثالی دلچسپی اپنے ماتحت عملہ میں رائج کرنا حضرت خان صاحب کا امتیازی وصف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے جس جماعت میں امارت کا نظام جاری ہوا وہ فیروز پور کی جماعت ہی تھی۔ لاہور کے امیر کا تقرر بھی بعد میں ہوا۔ جب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب امیر بنے (یہاں تک کی میری معلومات کا ماخذ و منبع سلسلہ کی تاریخ کے اوراق ہیں) میں نے خود حضرت خان صاحب کو اس زمانہ میں دیکھا جب آپ لندن میں سلسلہ کے مربی کے طور پر خدمت کرنے کے بعد قادیان میں واپس تشریف لائے۔

حضرت خان صاحب (اور یہ خان صاحب سرکاری خطاب تھا) ایک وجیہہ اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ بارعب۔ اپنی وجاہت اور حیثیت کو ہر مجلس میں قائم رکھنے والے بزرگ تھے۔ لیکن اپنے آقا اور مقتدا کے سامنے لاشئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انگلستان میں جماعت احمدیہ کی بحیثیت مربی ہی نہیں۔ قوم اور ملک کی سیاسی میدان میں بھی ایک فعال اور معزز کارکن کی حیثیت سے خدمت کی۔ دوستوں نے مولانا غلام رسول مہر کی وہ تحریر اخبار میں دیکھی ہوگی جس میں انہوں نے لندن گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں ان کی تگ و دو اور مساعی جمیلہ کا ذکر کیا ہے۔ انگریزی زبان پر خاصا عبور تھا۔ قادیان میں مجلس ارشاد کے اجلاسوں میں (جو حضور کی صدارت میں ہوا کرتے تھے اور جس کا خاکسار سیکرٹری تھا) اور مباحثوں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ بطور ناظر امور عامہ و خارجہ سلسلہ کے دفاتر کی کماحقہٗ حفاظت کی اور مال کے ناظر کے طور پر نمایاں کام کیا۔ ان کے آنے سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت اس قدر پتلی تھی کہ کارکنوں کو کئی کئی ماہ تنخواہ نہ ملتی تھی لیکن خان صاحب موصوف نے اس کیفیت کو دور فرمایا۔ اس زمانہ میں ان کے ماموں خان صاحب برکت علی صاحب ایڈیشنل ناظر مال بنے۔ جو حضرت مولوی فرزند علی صاحب کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ خود اپنی ذات میں بھی ایثار اور خدمت کی قابلِ تقلید مثال تھے۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا!

- مکرم عبدالرحیم صاحب یونس آف کراچی ۲۱ اپریل کو ربوہ میں سکوٹر سے ٹکر کے نتیجہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
- مکرم محمد عبدالماجد صدیقی صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کی بیٹی سانس کی تکلیف میں مبتلاء ہے۔
- مکرم پیر محمد اختر صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ دل کی تکلیف میں مبتلاء ہیں اسی طرح محمد بشیر خان صاحب کا بیٹا محمد ظفر اللہ خان بھی بیمار ہے۔
- مکرم جمیل احمد صاحب پرویز (آف کھوجیانوالہ) کا بیٹا ماہتاب جمیل بیمار ہے۔
- مکرم عزیز احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی ٹانگ میں موٹر سائیکل سے گرنے کے نتیجہ میں فریکچر ہو گیا ہے۔

مکرم نصیر الدین صاحب صادق کے چھٹے ٹرم الیکٹریکل انجنیئرنگ کے امتحانات ہو رہے ہیں

احباب سے ان سب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ خدا کو بجز خدا کی تجلّی اور توجہ کے پا نہیں سکتے (چشمہ معرفت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

باکسنگ

کرکٹ کھیلا جا رہا ہو یا کھیلی جا رہی ہو آپ جو بھی کہنا پسند کریں آپ کو اس کا حق ہے۔ ہم تو اسے کھیلا جا رہا ہو اس لئے کہتے ہیں کہ اسے مرد ہی کھیلتے ہیں۔ یا کم از کم اب تک مرد ہی کھیلتے ہیں)۔ اگر کہیں بال کرنے والے کا بال کچھ اس طرح اچھلے کہ بیٹسمین کی کنپٹی پر لگے۔ اور وہ درد محسوس کرے۔ یا ہاکی کھیلی جا رہی ہو (یہاں "کھیلی جا رہی ہو" اس لئے کہ ہاکی بذاتِ خود مؤنث ہے اور اس کا کھیلنے والوں سے مرد یا عورتیں ہونے سے کوئی تعلق نہیں) اور کسی کی ہاکی دوسرے کی ٹانگ پر لگے یا کسی اور جگہ لگے اور خاصی زور سے لگے۔ تو دیکھنے والے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اس لئے کہ جہاں بیٹسمین کی کنپٹی پر بال لگنے کا کھیل سے کوئی تعلق نہیں نہ ہاکی کھیلنے والے کی ٹانگ پر ہاکی لگنے کا۔ اس لئے جب ایسا ہوتا ہے تو تمام دیکھنے والوں کے دلوں میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اگر باکسنگ ہو رہی ہو۔ تو جتنی زور سے ایک باکسر کا مکا دوسرے کے سر پر لگتا ہے۔ اتنے ہی لوگ خوش ہوتے ہیں۔ احمدیوں کو چھوڑ کر دوسرے لوگ تالیاں بجاتے ہیں اور ہو ہا کا شور پیدا کرتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایک باکسر دوسرے باکسر کو اپنے مکوں سے بے حال کر رہا ہے تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی حالانکہ جس کی پٹائی ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ درد محسوس کرتا ہے۔ بعض اوقات خون بھی بہنے لگتا ہے۔ آنکھوں اور جبڑوں کی کیفیت بالکل عجیب سی نظر آتی ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ اس لئے کہ وہاں مکے مارنے اور مکوں سے ایک دوسرے کی مرمت کرنا ہی کھیل ہے۔

چنانچہ پچھلے دنوں برطانیہ کی ایک خاتون وہ غالباً پارلیمنٹ کی ممبر بھی تھیں اس مہم میں حصہ لے رہی تھیں۔ کہ باکسنگ کا کھیل خطرناک اور وحشیانہ ہونے کی وجہ سے اسے ختم کر دینا چاہیئے اور دنیا بھر میں کہیں بھی باکسنگ کے مقابلے نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک لمبے عرصے تک اس خاتون نے اس مہم کا ساتھ دیا۔ بلکہ بڑے جوش و خروش کا اظہار کیا۔ لیکن باکسنگ جاری ہے۔ اور غالباً جاری رہے گی۔ اگرچہ اس کے قوانین بھی دیگر کھیلوں کے قوانین کی طرح وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ محمد علی کلے (کلے اس کے مسلمان ہونے سے پہلے کا نام تھا کیونکہ اس وقت وہ کیسیس کلے تھا۔ کچھ عرصہ محمد علی کلے کہلایا پھر محمد علی) محمد علی نے اس کھیل میں جو نام پیدا کیا ہے اور دنیا میں اپنا سکہ جمایا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ باکسر ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ وہ اسی کی طرح نام کمائیں۔

لاہور کے انگریزی روزنامے "دی نیشن" میں دنیا کے عظیم باکسروں کی مقابلوں سے پہلے یا مقابلوں کے بعد کی باتیں اپنے قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش کی ہیں۔ ہم بھی "دی نیشن" کے شکریہ کے ساتھ ان میں سے چند ایک اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

سونی لسٹن نے جب محمد علی جو اس وقت کیسیس کلے تھے کے ساتھ مقابلہ کرنا تھا یا ابھی اس مقابلے کی تجویز ہی پیش ہوئی تھی تو کہا تھا کہ کوئی عقلمند انسان نہیں چاہے گا کہ میں اس بچے کے ساتھ مقابلہ کروں۔ کیونکہ اگر میں نے اس کے ساتھ مقابلہ کیا۔ تو مجھے قتل کے الزام میں دھر لیا جائے گا۔ کیسیس کلے نے سونی لسٹن کو ہرانے کے بعد کہا کہ بہتر یہ ہے کہ سونی لسٹن کو اٹھا کر ویت نام میں پھینک دیا جائے۔ قبل اس کے کہ وہ مجھ سے دوبارہ مقابلہ کرنے کا خیال کرے جب کیسیس کلے نے اپنا نام بدلا تو اس نے کہا کہ یہ نام تو غلامی کا نام ہے۔ میں نے تو اس کا انتخاب نہیں کیا تھا اور میں اسے پسند بھی نہیں کرتا۔ میں محمد علی ہوں۔ ایک آزاد نام۔ اس کا مطلب ہے "وہ جس سے خدا محبت کرتا ہے؟" اور میں اس بات پر اصرار کرتا ہوں کہ لوگ مجھے اسی نام سے پکاریں۔

محمد علی ہی نے کہا باکسنگ کی کھیل ایک بڑی ناشائستہ سی کھیل ہے۔ ناشائستہ کے لئے اس نے رف (Rough) کا لفظ استعمال کیا۔ ہر مقابلے کے بعد میں جلدی سے آئینہ دیکھتا ہوں کہ کیا میری شکل میں کوئی بگاڑ تو نہیں پیدا ہو گیا۔ بہت سے باکسر ایسے ہیں جن کے چہرے کے نقوش بدل جاتے ہیں۔ خاص طور پر جب وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ زیادہ زور سے مکا مارنے کا اسی وقت مزا آتا ہے جب آپ دیکھیں کہ آپ کے سامنے مکا سہارنے کی طاقت رکھنے والا شخص موجود ہے۔

محمد علی نے فریزیئر کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد کہا کہ یہ مقابلہ موت کے بہت قریب لے جانے والی بات تھی۔ "مائیک ٹائی سن" نے "فرینک برونو" کے ساتھ مقابلہ کے بعد کہا اس کی کوئی وجہ نہیں کہ میں اسے زخمی کرتا۔ اس کی فیملی ہے (افراد خاندان ہیں) وہ خود بھی ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں پہلے راؤنڈ ہی میں جیت جاؤں۔ مائیک ٹائی سن نے کہا اور یہ بات انہوں نے اپنے متعلق غور کرتے ہوئے کہی۔ میں اپنے آپ کو بدل نہیں سکتا۔ میں مائیک ٹائی سن ہوں۔ میں باقاعدگی کے ساتھ باکسنگ کرنے والا نوجوان ہوں۔ نہایت غریب محلے سے تعلق رکھتا ہوں اور چونکہ مجھے اپنے آپ کو کچھ نہ کچھ بنانا تھا اس لئے میں یہ مقابلے کرتا ہوں۔

مائیک جیمسن نے کہا کہ ٹائی سن نے میرے سر پر مکا مارا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری گردن دب گئی ہے اور وہ اتنا دب گئی ہے کہ میرے پیٹ میں دھنس گئی ہے۔ مائیک ٹائی سن نے ایک موقعہ پر کہا کہ میں انا کا اظہار نہیں کر رہا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھے ہرا سکے۔

مائیکل جونسن نے کہا اور یہ اس وقت کہا جب وہ تھوڑی ہی دیر بعد ۳۹ سیکنڈ میں ٹائی سن سے ناک آؤٹ ہونے والا تھا۔ ہر شخص اپنے مکوں کی مضبوطی اور طاقت کی بات کرتا ہے لیکن میرا مدِ مقابل کیا کرے گا جب میں اپنے بہترین مکے اسے رسید کروں گا۔ وہ مکے جن کی قیمت چونسٹھ ہزار ڈالر ہے۔

مائیک ٹائی سن نے ٹامس کو ہرانے کے بعد کہا کہ میرا ہر مکا نہایت شدت کے ساتھ پڑا اور ارادۃً ایسا ہوا۔ آخر میں باکسنگ کھیلنے گیا تھا۔ کوئی اور کھیل تو نہیں کھیل رہا تھا۔

مائیک ٹائی سن نے لیری ہومز کے متعلق کہا کہ میں نے لیری کو بتا دیا تھا کہ اس کا کھیلنے کا کیریئر یقیناً ختم ہو گیا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اپنے وقت میں ایک بہت بڑا چیمپین تھا۔ لیکن اب وقت اس کا نہیں۔ میرا ہے۔

"برونو" نے کہا اگر آپ سارا وقت عمارتوں کی تعمیر یا اور کچھ کرتے ہوئے گذاریں تو آپ کو صرف اتنی ہی رقم مل سکتی ہے جس سے آپ تھوڑی سی بیئر پی سکیں یا کوئی فلم دیکھ سکیں۔ لیکن مجھے اس سے زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔ اور یہی ایک بات میرے باکسنگ میں آنے کی وجہ بن گئی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میں بوڑھی عورتوں کے پرس چھینوں یا بنک لوٹوں۔

ایسی ہی اور بھی بہت سی باتیں "دی نیشن" نے اپنے قارئین کو پیش کی ہیں۔ ہم انہی چند باتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

اطفال توجہ فرمائیں

کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے؟

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کی یہ خواہش تھی کہ اطفال وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔ کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو عید پر ملنے والی عیدی میں سے چندہ وقفِ جدید ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مالی قربانی میں اپنی وسعت کے مطابق بڑوں سے آگے نکل جانے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔
——— کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ خلاصہ خطبہ

روحانی ہجرت ہے جسکی قرآن کریم نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اس کے بغیر جسمانی ہجرت کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ ہجرت خوف سے امن کی طرف ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر جسم خوف کی حالت میں رہیں لیکن روح خدا کی طرف ہجرت کر جائے تو انسان کو امن نصیب ہو جایا کرتا ہے۔ پھر یہ دنیا کے مصائب اور روکیں ایسے انسان کو مقامِ امن میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتے۔ کیونکہ خدا کی طرف ہجرت کرنے کے لئے کوئی روک نہیں سکتا۔ سوائے نفس کی اُن دیواروں کے جو انسان خود اپنے گرد کھڑی کر لیا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس توحید کے مضمون کو سمجھ کر، اس کے ساتھ وابستہ ہو کر اپنی بدیاں چھوڑنے کا پروگرام بنائیں اور شرک سے توحید کی طرف ہجرت اختیار کریں تو قرآن کریم آپکے لئے گواہی دے گا کہ پھر آپکے لئے کوئی خوف اور غم باقی نہیں رہا۔

حضور نے فرمایا توحیدِ کامل کا سفر بہت ہی عظیم الشان سفر ہے اور اپنی راہوں کی ہر منزل پر ناقابلِ بیان لذتیں رکھتا ہے۔ آپ نے تو صرف آگے بڑھنا ہے اور ان لذتوں سے فیض یاب ہونا ہے۔ اس لئے آپ کے لئے لازم ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے یہ سفر اختیار کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ

ع "نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

تو یہ ایک حقیقت ہے۔ آپ واقعۃً خدا میں نہاں ہو جایا کرتے تھے اور آپکے ساتھ غیر اللہ کا تعلق باقی نہیں رہا تھا۔ اس لئے جبتک آپ بھی خدا میں نہاں نہیں ہونگے۔ غیروں کے وار دل سے آپ بچ نہیں سکتے۔ پس آج سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہم توحید کے مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھیں اور اس رمضانِ مبارک میں کثرت کے ساتھ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا کامل موحد بندہ بنا دے اور تمام جماعت کے لئے بھی یہی دعا کریں۔

حضور نے فرمایا اس دعا میں ہمارے مظلوم بھائیوں کی حفاظت کی دعا بھی آجاتی ہے۔ کیونکہ آپ میں طاقت نہیں کہ آپ انکی حفاظت کر سکیں۔ اگر آپ میں طاقت ہوتی تو ان ظالموں کو جرأت نہ ہوتی کہ آپکے بھائیوں کو اس قسم کے دکھ دیں۔ پس ان کی حفاظت کے لئے ایک ہی اقدام ہے جو آپ کر سکتے ہیں کہ اُن کے لئے توحیدِ کامل کے حصول کی دعا کریں اور خود موحدِ کامل بن جائیں۔ کیونکہ اگر آپ موحدِ کامل بن جائیں گے تو آپکی ہر درد کی پکار آسمان پر سنی جائیگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ابتلاء بعض اوقات لمبے بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو موحد ہو جائے وہ پھر اس بات سے بے نیاز ہو جاتا ہے کہ جلدی سنی گئی ہے یا دیر میں سنی گئی۔ کیونکہ یہ بھی توحید کی ایک حلاوت ہے۔

حضور نے فرمایا توحید ـــ میں سپردگی کا مضمون ہے جب آپ اپنے وجود کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تو پھر جانتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی باریک در باریک حکمتوں کے نتیجے میں ہو رہا ہے۔ اور وہ بہتر سمجھتا ہے کہ کس طرح ہماری دعاؤں کو قبول کریگا۔ اور کونسی چیز ہمارے لئے بہتر ہے۔ لیکن اس مضمون کے ساتھ انسان اپنے آپ کو امن میں محسوس کرتا ہے۔ اس لئے اس بقیہ رمضان سے خصوصیت کے ساتھ توحید کے لئے دعائیں کریں۔ ہم نے تمام دنیا کو توحید سے فتح کرنا ہے۔ اس کے بغیر عددی اور سیاسی غلبہ کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ غلبہ وہی ہے جو خدا کی عظمت اور توحید کو بنی نوع انسان کے دلوں پر قائم کر دے۔

پس اس صدی میں ہمارے سفر کا منتہیٰ اور قبلہ یہ رہنا چاہیئے کہ صدی کے اختتام سے پہلے پہلے خدا کی توحید لازماً دنیا کے ہر علاقے اور ہر قوم میں غالب آجائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کام بہت بڑا ہے اور ہماری موجودہ حیثیت کے لحاظ سے یہ اعلان کہ ہم یہ کام کر لیں گے ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ بعض دفعہ جب بڑے بڑے دانشور مجھ سے ملنے آتے ہیں اور میں ان کو اپنا یہ پروگرام بتاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ واقعی آپکو یقین ہے کہ آپ ایسا کر لیں گے۔ تب میں انھیں ماضی کے حوالہ سے بتاتا ہوں کہ یہ ناممکن تو ضرور ہے لیکن یہ ناممکن "ہو" جایا کرتا ہے۔ وہ ہمدردی یا شرافت سے خاموش تو ہو جاتے ہیں لیکن اُن کی آنکھوں سے بے یقینی نظر آرہی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دانشور لوگ جانتے ہیں کہ اس چھوٹی سی جماعت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ایکصد بیس ممالک میں پھیلنے کے باوجود ایک بھی ایسا ملک نہیں جہاں انھیں غلبہ اور قوت نصیب ہو گئی ہو۔

اس لئے وہ کہتے ہیں کہ نیک ارادے ہیں بڑھو آگے بڑھو لیکن یہ دنیا تمہارے اختیار کی دنیا نہیں۔ جس رفتار سے تم اس دنیا کو توحید کی طرف لاؤ گے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ رفتار سے یہ دنیا غیر موحد، مشرک اور بے دین بچے پیدا کر رہی ہو گی۔ اس لئے عقل کے ناخن لو، تم کیسے اتنے بڑے دعوے کرتے ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر دنیا کے کمپیوٹرز میں ان کے یہ دلائل ڈالے جائیں تو اس میں شک نہیں کہ دنیا ہمیں دیوانہ اور توحید کے غلبہ کا انکار کرنے والوں کو فرزانہ قرار دے گی۔ لیکن ایک کمپیوٹر مذاہب کی تاریخ کا اور تقدیرِ الٰہی کا کمپیوٹر ہے، اس میں اگر آپ یہی واقعات ڈالیں اور یہی موازنے کریں تو ہمیشہ یہ جواب آئے گا کہ یہ دیوانے جنہیں دنیا سمجھتی ہے کہ آج نہیں تو کل مٹا دیئے جائیں گے، انہوں نے ضرور غالب آنا ہے۔ اس لئے کہ توحید کا مضمون ہی ایسا ہے۔

حضور انور نے غالب کے شعر

ع عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

کی روشنی میں فرمایا کہ میں اسکو ہمیشہ توحید کے مضمون پر اطلاق کر کے اسکی لذت حاصل کرتا ہوں۔ ہم ایک قطرہ ہیں اور ہمارے مقابل پر سمندر ہیں۔ ہماری عشرت یہ نہیں ہے کہ ان شور سمندروں میں غائب ہو جائیں اور ان کے ساتھ یک جہتی اختیار کر کے ان کی عظمتوں کو اپنی عظمت سمجھنے لگیں۔ یہی وہ مضمون ہے جو پاکستان ہمیں دے رہا ہے اور یہی وہ پیغام ہے جو آج بعض دیگر مسلمان ممالک ہمیں دے رہے ہیں اور وہ یہی کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہیں عشرتِ قطرہ بتاتے ہیں۔ تم ہمارے مقابل پر ایک قطرہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے اور قطرے کی لذت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ سمندر میں غرق ہو جائے اور اپنے وجود اور اپنی انفرادیت کو کھو دے۔ پھر تم ہم جیسے ہو جاؤ گے اور ہمارے غلبوں کے ساتھ غلبے حاصل کرو گے۔ لیکن میں ان سے کہتا ہوں کہ "نہیں" ہم اور قسم کے قطرے ہیں، ہم وہ قطرے ہیں جو توحید میں فنا ہونے والے ہیں، تمہارے سمندروں کے تو کنارے موجود ہیں مگر توحیدِ باری تعالیٰ بے کنار ہے۔ اس کی کوئی حدیں نہیں ہیں۔ اگر تمہارے سمندر میں غرق ہونے سے قطرہ تمہارے سمندر کی سی عظمتیں حاصل کر سکتا ہے تو کیوں غور نہیں کرتے کہ توحید باری تعالیٰ کے سمندر میں غرق ہونے سے ایک قطرہ کتنی عظیم الشان اور ناقابلِ بیان عظمتیں حاصل کر سکتا ہے۔ پس یہ وہ عشرت ہے جس کی طرف میں آپکو بلاتا ہوں۔ اپنے وجود کے حقیر ذرے کو اور جماعت کے ایک قطرے کو آپ توحید باری تعالیٰ کے ناپیدا کنار سمندر میں غرق کر دیں پھر آپ نے غالب آنا ہی آنا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ سمندر پھر آپ کی منتیں کریں گے کہ اے قطرۂ توحید ہمیں اپنے اندر داخل کر لو۔ ہمیں اپنے وجود کا حصہ بناؤ۔ ہمیں پاک بناؤ تاکہ ہم تمہارے ساتھ مل کر خدا کی توحید کے عظیم سمندر کا حصہ بن جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خواتین توجہ فرمائیں

موسم گرما کے لئے مناسب نرخوں پر ریڈی میڈ ملبوسات کی خریداری کے لئے دفتر لجنہ مرکزیہ میں تشریف لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ یوم پیشوایان مذاہب برمنگھم (برطانیہ)
بائیں سے دائیں۔ مسٹر آئی خان۔ مسٹر بی۔ بھیکو۔ ریورنڈ۔ ایل۔ ایل۔ ٹان۔ مسٹر ایس سنگھ میار لسپی۔ مسٹر آر کنول۔ مرزا محمود احمد۔ مسٹر آئی مسٹوارٹ۔ مسٹر لومان نیومین۔ ڈاکٹر ایم۔ زیڈ طاہر

اعلان برائے توجہ لجنات

ناگزیر حالات کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد کی جانے والی کلاس برائے طالبات میٹرک ۱۹ مئی تا یکم جون ملتوی کی جاتی ہے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس ملتوی کر دی گئی

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس جو کہ ۱۹ مئی تا یکم جون ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں منعقد ہونا تھی۔ فی الحال ملتوی کی جاتی ہے۔ نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

تمام خدام مطلع رہیں۔ قائدین اضلاع اور مقامی فوری طور پر سب خدام کو اطلاع پہنچانے کا اہتمام کریں۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی سالانہ تربیتی کلاس)

دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے
(دیپکر سیالکوٹ)

سچی بوٹی ٹنکچر
ہومیو پیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان۔ فوری اثر کیلئے قیمت فی اونس ۳ روپے
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کیور ہومیو کلینک رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس ۷۷۱، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

تعلیم القرآن

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اور اپنے بچوں اور دوسرے لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں۔ اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز ان کے کانوں میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)
وقف عارضی ربوہ

برائے فروخت

ایک مکان برقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالنصر وسطی قابل فروخت ہے خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
ملک محمد عبداللہ ریحان
دارالعلوم وسطی۔ ربوہ

ہمارے ہاں سنگل فیز موٹریں، پنکھے ڈونگی پمپ ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے۔
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ۔ ربوہ

خبریں

N W E S

★ سیاچین گلیشئر میں ایک بار پھر پاک بھارت فوجوں میں تصادم ہو گیا ہے۔ اور جھڑپیں شدت اختیار کر گئیں ہیں۔ بھارت نے مزید کمک بھیج دی ہے۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ دونوں طرف سے بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے۔

★ پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت نے صوبے کے بڑے بڑے شہروں کو سفری سہولتیں فراہم کرنے کے لئے مفت ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کا اصولی طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف بجٹ اجلاس سے قبل اس امر کا باضابطہ اعلان کریں گے۔

★ وفاقی شرعی عدالت نے ایک مقدمہ میں سنگساری کی سزا پر عملدرآمد روک دیا ہے اور ماتحت عدالت کو ہدایت کی ہے کہ وہ ملزمان کے نکاح کے متعلق دوبارہ جائزہ لینے کے بعد اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

★ قومی تعلیمی کانفرنس کی سفارشات کی روشنی میں پورے ملک میں پہلی جماعت سے انگریزی کو لازمی مضمون قرار دینے اور انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جو جلد ہی اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

★ امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں مزید ۱۵ پیسے کی کمی ہو گئی ہے۔ نئی قیمت فروخت ۲۰،۶۷۳۴ روپے مقرر کی گئی ہے۔

★ بی۔ بی۔ سی نے اپنے جائزہ میں کہا ہے کہ بے نظیر کو سب سے بڑا چیلنج اقتصادی اور معاشی بحران ہے۔ اقتصادی ترقی کی رفتار تقریباً ۲½ فیصد گر گئی ہے اور بیرونی قرضوں کا بوجھ اب ۱۴ ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔

★ لاہور ہائیکورٹ بار کے صدر کی طرف سے دائر کی جانے والی وفاقی حکومت کے پیپلز پروگرام کے خلاف رٹ پنجاب ہائی کورٹ نے مسترد کر دی ہے رٹ میں پیپلز پروگرام کو صوبائی اختیارات میں مداخلت اور آئین سے متصادم قرار دینے کی استدعا کی گئی تھی۔

★ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم اپنے اختلافات مذاکرات کے ذریعے ختم کرنے کے لئے اصولی طور پر رضامند ہو گئے ہیں۔ ایم کیو ایم کو شکایت تھی کہ انکے ساتھ مساویانہ سلوک نہیں کیا جا رہا۔ اور معاہدہ کراچی پر پوری طرح عملدرآمد نہیں کیا جا رہا۔

★ حکومت نے نئی روشنی سکول پروگرام ۳۰ جون سے بند کرنے کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس میں خواندگی و تعلیم عامہ کے چیئرمین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حکومت کے فیصلوں کو فی الفور عملی جامہ پہنائیں۔

★ عالمی نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام جھنگ کا دورہ کریں گے جہاں وہ اپنے آبائی سکول بھی جائیں گے۔

اعانت الفضل

لجنہ اماء اللہ فیصل آباد شہر کی طرف سے الفضل کے ۵۸ خصوصی شماروں کے لئے مبلغ ۱۱۱۰ روپے ارسال کئے گئے ہیں۔ ان میں ۵ شماروں کی رقم محترمہ مبارکہ راجپوت صاحبہ نے اپنی والدہ محترمہ نور بیگم صاحبہ کی طرف سے، وہ دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد کی نعمت عطا کرے۔ نیز ان کی والدہ کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محترمہ مسز منور صاحبہ نے ایک شمارہ کی رقم اپنی ساس صاحبہ کی طرف سے، محترمہ مسرت سبحی صاحبہ نے دو شماروں کی رقم اپنے والد صاحب کی طرف سے اور ۸ شماروں کی رقم لجنہ فیصل آباد کی طرف سے ہے۔

احباب کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مینیجر)